تبصرے

سلسلۂ تعلیمِ بالغان کا سٹ ۔ شائع کردہ جامعہ ملیہ دہلی ۔ ہر حصہ کی قیمت ۱ر طباعت صاف ستھری کتابت جلی ۔ ملنے کا پتہ : مکتبۂ جامعہ دہلی، لاہور، لکھنؤ ۔

جامعہ ملیہ نے تعلیمِ بالغان کی اسکیم کے ماتحت ایک سٹ شائع کیا ہے جس میں کے پہلے چار حصے اُردو کے قاعدوں پر مشتمل ہیں ۔ یہ قاعدے تعلیم کے جدید نفسیاتی اصول پر لکھے گئے ہیں ۔ جن سے وقت کم خرچ ہوتا ہے، اور مبتدی کچھ زیادہ بار محسوس کیے بغیر حروف کی شناخت حاصل کر لینے کے بعد عبارتوں اور جملوں کو پڑھ سکتا ہے ۔ اِن کے بعد مختلف حصے عام معلومات سے متعلق ہیں، اکابر اسلام مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کی سوانح عمریاں، مذہبی عبادات و ارکان، جیسے نماز کی تعلیم، شہری معلومات میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کے انتظامات کا خاکہ، قومی گیت، قومی نظمیں، اچھی اچھی مفید حکایتیں، خط و کتابت سکھانے کے طریقے ۔ غرض یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ ہیں ۔ زبان بہت آسان اور عام فہم، انداز بیان صاف اور سلجھا ہوا ۔ اور بالغ مبتدیوں کی ذہنی قابلیت کے مطابق ہے ہر صاحبِ نظر جانتا ہے کہ آج کل ملک کی ترقی اور اُس میں عام بیداری پیدا کرنے کے لیے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تعلیمِ بالغان کا کام منظم طریقہ پر نہایت زور شور کے ساتھ جاری کیا جائے ۔ ہماری رائے میں اس مقصد کے لیے جامعہ کا یہ سٹ بہت مفید ہوگا ۔ قومی انجمنوں اور اربابِ خیر حضرات کو چاہیے کہ اس سٹ کے نسخے بتعداد کثیر خرید کر اپنے اپنے حلقہائے اثر میں بالغ مبتدیوں کی ذہنی تربیت کے لیے تقسیم کریں

یادگارِ نصیر مرتبہ سید ظہیر الدین احمد صاحب علوی ایم اے لکچرر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ ۔ تقطیع $\frac{۲۲\times۱۸}{۸}$ ضخامت ۲۴۴ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت مجلد صہ غیر مجلد عہ، پتہ :۔ شروانی پرنٹنگ پرس علیگڈھ

فاضل مرتب کے بھائی مولوی محمد نصیر الدین صاحب علوی ایم اے ایل ایل بی مرحوم علیگڈھ میں منصف تھے۔ لیکن اُن کا ادبی اور شعری ذوق اتنا پختہ تھا کہ سرکاری ملازمت کے گوناگوں اور بعض اوقات غیر دلچسپ مشاغل کے باوجود اکثر و بیشتر شعر کہتے تھے اور خوب کہتے تھے، وہ بلند اور پاکیزہ و لطیف مذاقِ شعری رکھتے تھے۔ سخن سنجی کے ساتھ اُن کو سخن فہمی میں بھی کمال تھا۔ زیرِ تبصرہ کتاب موصوف مرحوم کے ہی کلام کا مجموعہ ہے۔ اس میں آپ کی اُردو فارسی غزلیں اور بعض نظمیں اور قطعات درج ہیں۔ شروع میں خود جنابِ مرتب، رشید احمد صاحب صدیقی علیگ اور بعض اور حضرات کے مختصر دیباچے ہیں، ایک دو تعزیت نامے بھی ان کے ساتھ منسلک کر دیے گئے ہیں۔ بہ قول جنابِ جگر مرادآبادی کے نصیر صاحب نے شعر گوئی کو اپنا پیشہ یا فن نہیں بنایا تھا۔ اس لیے اُن کے کلام میں محاسن و خصوصیات کے ساتھ ساتھ چند کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تاہم موجودہ کتاب اُردو لٹریچر میں ایک اضافہ ہے۔ اور مجموعی حیثیت سے اس قابل ہے کہ اربابِ ذوق اس کا مطالعہ کریں۔

دستور الاصلاح از مولانا سیماب اکبرآبادی۔ تقطیع $\frac{22 \times 29}{16}$ ضخامت ۱۴۳ صفحات۔ طباعت و کتابت بہتر۔ قیمت عہ، پتہ:- قصر الادب دفتر رسالہ شاعر آگرہ۔

قدیم زمانہ شعر و شاعری میں یہ قاعدہ تھا کہ جو لوگ شعر کہتے تھے وہ کسی نہ کسی مشہور شاعر کو اپنا اُستاد بنا لیتے تھے اور اُس سے اپنے کلام پر اصلاح لیتے تھے۔ لیکن آج کل جہاں اور پُرانی چیزیں مٹتی جا رہی ہیں، یہ رسم بھی روز بروز مفقود ہوتی جاتی ہے۔ آج کل کے عام نوجوان شعراء کا خیال یہ ہے کہ شاعری میں اُستادی شاگردی کوئی معنی ہی نہیں رکھتی۔ ہمارے نزدیک ایک حد تک یہ خیال ضرور درست ہے۔ لیکن ابتداءً جس طرح مضمون نگاری میں اُستاد کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح ہر شاعری کے مبتدی کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ایک پختہ مشق اُستادِ سخن سے وابستہ ہو جائے، تاکہ اُس کی طبیعت کی جولانیاں غلط راستہ پر پڑ کر پختگی کی صورت اختیار نہ کرنے پائیں۔ ورنہ پھر "تا ثریا می رود دیوار کج" کی مثل صادق آنے لگتی ہے۔